ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

نعت نگاری کے محرکات

پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر حسین شاہ

شعبہ اُردو

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نمبر ایبٹ آباد

Abstract :

"Naat, the literal meaning of the word, is to describe certain universally acknowledged attributes of the Holy Prophet (SAW). It is also an expression in which renowned personalities like companions of the Holy Prophet are praised in the best words selected for the same. Various definitions have been given for Naat description by various scholars and writers of great repute. However, everyone agrees on the context that Naat is the description of the best personality that describes the qualities of the Holy Prophet (SAW) in the best-chosen words."

نعت پر بات کرنے والے ہر شخص کے نزدیک نعت کی بنیاد عشق رسول کریمؐ پر ہے اس کے بغیر نعت وجود میں ہی نہیں آسکتی۔احادیث میں آتا ہے۔

۱۔ "وہ شخص ایمان کی مٹھاس پائے گا جسے اللہ اور اس کا رسولؐ سب سے زیادہ محبوب ہوں۔"[1]

۲۔ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی اولاد، اس کے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"[2]

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ کائنات میں رب کریم کے بعد جو ہستی عشق و محبت کا مرکز و منبع ہے وہ رسول کریم کی ذات اقدس ہے۔ جو اس بات کی متقاضی ہے کہ اپنے عشق کا اظہار اپنے دِل و دماغ سے کیا جائے اور پھر اس عشق کو الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر مخلوق خدا تک پہنچایا جائے تا کہ عاشقان رسول کے نہ صرف دِل کو تشفی ملے بلکہ نام محمد دنیا میں تا ابد جگمگاتا رہے۔یہ ہی وہ محرکات نعت ہیں جن کو ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے "اردو میں نعت گوئی کی مقبولیت اور اس کے اسباب و محرکات کے زیر عنوان پیش کرتے ہوئے چار بڑے محرکات کا ذکر کیا۔

> "نعت گوئی کا اولین محرک مسلمانوں کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ آنحضرت کا ذکر و اذکار ان کی سیرت و شخصیت سے عوام الناس کو روشناس کرانا۔ ان کی پیروی و تقلید کی ترغیب دینا اور ان کے نام پر درود و سلام بھیجنا کار ثواب اور ذریعہ نجات ہے.... نعت گوئی کا دوسرا بڑا محرک بعض علما و صوفیا مثلاً شاہ نیاز بریلوی، بیدم شاہ وارثی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی وغیرہ کا وہ شغف و توجہ جو انہوں نے نعت پر صرف کی........ نعت گوئی کا تیسرا بڑا محرک میلاد یا مولود شریف کی محفلیں پہلے کثرت سے منعقد ہوتی تھیں۔ آج ان میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے۔ علمائے دیو بند اور ان کے حلقوں سے یہ محفلیں اٹھ چکی ہیں اور اٹھتی جا رہی ہیں لیکن علمائے بریلوی کے حلقوں میں یہ محفلیں آج بھی مقبول ہیں اور ان محفلوں میں ساتھ درود و سلام بھی بڑے جوش و خروش سے بآوازِ بلند پڑھا جاتا ہے۔۔۔۔نعت کے سلسلے میں قوالی یا سماع کی محفلیں بھی قوی تر محرک کی حیثیت رکھتی ہیں۔"[3]

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ نعت کے محرکات میں اولیت حصول ثواب کے لئے آپ کا ذکر و اذکار ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ کی سیرت اور تعلیمات کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ جس سے نہ صرف مسلمان شعرا متاثر ہیں بلکہ غیر مسلم نعت گو بھی آپ کی مدحت کو باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

نعت کے محرکات میں جو پہلو سب سے اہم ہے وہ خود ذات باری تعالی ہیں جنہوں نے خود قرآن پاک میں جگہ جگہ آپ کی تعریف کی ہے۔راجا رشید احمد لکھتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ نعت کا بنیادی محرک قرآن مجید میں حضور کی تعریف پر مبنی آیات ہیں کہ انسان جو حضور پر ایمان بھی لاچکا ہو ان کا امتی ہونے کا دعویدار ہو۔ وہ جب دیکھتا ہے کہ اس کے آقا و مولیٰ (علیہ التحیۃ الثناء) کی تعریف و ثنا تو ان کا خالق و مالک خود کرتا ہے۔ اور وہ ان سے محبت کے تمام تقاضے پورے کرتا ہوا نظر آتا ہے تو جب امتیوں کو بھی ان سے محبت کا حکم ہے۔ ان کے لئے کیا صورت ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہوں ان میں سے جن لوگوں کو فن شعر کی شدبد ہوتی ہے وہ شعر و سخن کی زبان میں تعریف سرکار (صلی اللہ علیہ و آلہِ وسلم) کرتے ہیں تو نعت کہتے ہیں۔"[4]

نعت کے بہت سے محرکات میں ہم آپؐ کے صحابہؓ کے کردار کو قطعاً نظر انداز نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم کے اولین مخاطب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ ان سے زیادہ توحید کی حقیقت سمجھنے والا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اس عقیدے کے لئے جان و مال، اولاد، عزت، گھر بار سب کچھ قربان کیا تھا ان کا عقیدہ فنی ضرورتوں کا بھی رہین منت نہیں تھا۔ وہ حضور کو صرف پیغام رساں نہیں سمجھتے تھے جس کا کام صرف اس قدر ہو کہ وہ پیغام پہنچا کر بری الذمہ ہو جائے بلکہ وہ حضور کو اپنی محبتوں کا مرکز سمجھتے تھے عروہ بن مسعود الثقفی لکھتے ہیں:

نبی کریم وضو کرتے ہیں تو وضو کے بچے ہوئے پانی پر صحابہ یوں گرے پڑتے ہیں کہ گویا اب لڑ پڑیں گے۔ حضور اکرم کے دہن پاک سے جو شے نکلتی ہے اس کو زمین پر گرنے نہیں دیتے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر روک لیا جاتا۔ جسے وہ سر پر مل لیتے، حضور اکرمؐ کوئی حکم دیتے تو تعمیل کے لئے دوڑ پڑتے ہیں حضور اکرمؐ کچھ بولتے تو سب چپ چاپ ہو جاتے تعظیم کا یہ حال کہ حضور اکرمؐ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔[5]

اس بیان سے نبی پاک سے اصحابہ کرامؓ کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے اور جب شعرا اور عام لوگ یہ انداز دیکھتے ہیں تو وہ بھی اپنے جذبات کے اظہار کے لئے نعت کا خوبصورت انداز اپناتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر ریاض مجید نے نعت کی تخلیق اور ترویج میں کار فرما محرکات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

"نعت کی تخلیق اور ترویج میں جو محرکات کار فرما ہے ان کی نوعیت دو طرح کی ہے۔ ایک تو اساسی محرکاتِ نعت جنہیں اس صنف کی تخلیق میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے اور دوسرے ثانوی محرکاتِ نعت جنہوں نے نعت کے فروغ اور ترویج و اشاعت کا کام کیا ہے۔ نعت کے اساسی محرکات میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم سے عقیدت، محبت اور اطاعت کا جذبہ اور اس جذبے کے اظہار کے حوالے سے حصول ثواب اور برکت طلبی کی کوششیں شامل ہیں جبکہ ثانوی محرکات کا تعلق نعت کی تخلیق کے ساتھ ساتھ اس کی ترویج و فروغ سے ہے ان محرکات میں صوفیائے کرام کا نعت سے خصوصی شغف مجالس میلاد، محافل سماع اور مجلسی نوعیت کے دوسرے محرکات، جن میں نعتیہ، مشاعرے اور سیرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کے جلسے وغیرہ شامل ہیں ان ثانوی محرکات میں ایک بڑا حصہ ذرائع ابلاغ عامہ سے متعلق ہے جس میں اخبارات، رسائل، فلم، ریڈیو اور ٹی وی کے حوالے سے نعت کی ترویج و اشاعت شامل ہے۔ ان اساسی اور ثانوی محرکات کو تخلیق و ترویج نعت میں بالترتیب افقی اور عمومی حیثیت حاصل ہے۔"[6]

برصغیر کے اولیا اللہ اور بزرگان دین نے نعت کے فروغ میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ وہ خود نبی پاک سے حد درجہ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے معتقدین و مریدین بھی نعت پڑھنے اور سننے پر راغب ہوئے۔ میلاد کی محفلوں اور مزارات پر عرس کے مواقعوں کے علاوہ نعتیہ مشاعروں کے انعقاد بھی کیا جاتا۔ ان عوامل نے نعت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ نعت نگار اور نعت گویان بنیادی طور پر نعت کو وسیلہ بخشش سمجھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آج تک نعت مختلف مضامین مدحت کے ساتھ عروج کی طرف گامزن ہے۔

نعت کے فروغ و ترویج کے ان محرکات کی اہمیت مسلم ہے۔ بہر حال یہ حقیقت سب سے زیادہ اہم ہے کہ نعت بنیادی طور پر حضور سے محبت اور عقیدت کی پیداوار ہے۔ اور اس سے محبت و عقیدت کو فروغ بھی حاصل ہوا۔ البتہ جن غیر مسلموں نے نعت گوئی کے فن کو اپنایا ان کی نعت گوئی کے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

محرکات کی وجہ سے آپ کی سیرت پاک کا مطالعہ اور مسلمانوں کا وہ جذبہ عشق ہے جو ان کو دنیا کے ہر خوف سے دور رکھ کر صراط المستقیم پر چلنے کی دعوت دیتا ہے۔

آج بھی نعت گوئی ایک مقدس فن کے طور پر فروغ پا رہی ہے۔ اور وہی شعرا اس میں اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں جو دِلوں میں عشق رسول کا الاؤ روشن کرتے ہیں اور اسی کی نسبت ان کو بخشش کی امید ہوتی ہے۔

نعت کیا ہے؟ اور اس کا آغاز کیسے ہوا؟

نعت کا لفظ لغات کے مطابق آنحضرت کی ذات وصفات اور سراپا وسیرت نگاری کے لئے مخصوص ہے "حمد" میں ذات باری تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے جب کہ "منقبت" میں اصحابہ کرامؓ اور اولیائے اللہ کے خصائل کا ذکر کیا جاتا ہے مدحت اور مدح کے الفاظ بھی تعریف و توصیف کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارا موضوع نعت ہے تو ہم مختلف لغات میں اس لفظ کا مصرف دیکھتے ہیں نعت کیا ہے۔ مصباح اللغات کا مؤلف لکھتا ہے:

> "نَعَتہٗ، نعتاً، تعریف کرنا۔ بیان کرنا (اور اکثر اس کا استعمال صفات حسنہ کے لئے ہوتا ہے۔ نعت (س) نَعَتاً بتکلف عمدہ صفات دکھانا۔ نعت (ک) نَعَاتۃ الرجلُ خلقتہٗ۔ عمدہ صفات والا ہونا۔ عمدہ خصلتوں والا ہونا۔ انتَعَتہٗ، تعریف کرنا۔ انتَعَتِ المراۃُ بالجمال۔ متصف ہونا۔ تَنَعَّتَ الشَیَ تعریف کرنا۔ بیان کرنا۔ استَنعَتہٗ، الشیَ۔ بیان کرنے کا کہا ہے۔ النعت۔ تعریف (ج) نعوت۔"[7]

غیاث اللغات میں نعت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے۔

> "نعت بالفتح تعریف و وصف کردن از منتخب اگرچہ لفظ نعت بھی مطلق وصف ہست لیکن اکثر استعمال این لفظ بمعنی مطلق ستائش وثنائے رسول واسم مفعول وصیغہ صفت مشبہ نیز می آید نعوت بضمین جمع نعت۔"[8]

قاموس میں نعت کا لفظ ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

> "نعت: تعریف توصیف تحسین۔ ستائش۔ مدح۔ ثنائ۔ ثنائے رسول اکرم۔"[9]

مختلف لغات کے جائزے سے ثابت ہوا کہ اس میں لفظ نعت کے معانی مطلق ذات وصفات اور سراپا نگاری کی تعریف کے ہیں۔ لیکن تمام محققین اس نقطہ پر متفق ہیں کہ نعت کا لفظ ذات وصفات محمدی کے لئے مخصوص ہے جس کے ذریعے آپ کی مدحت اور مدح کی جاتی ہے۔ ان لغات کے علاوہ "تاج العروس" اور "فرہنگ آنند راج" میں بھی یہ لفظ وصف اور خوبیاں بیان کرنے کے معانی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ عبد القدوس ہاشمی لکھتے ہیں:

> "قرآن پاک میں یہ لفظ کہیں استعمال نہیں ہوا اور نہ اس مادے کا کوئی لفظ آیا ہے۔ البتہ اس کا سراغ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتا ہے۔ احادیث میں دو مین جگہ پر یہ لفظ آیا ہے اور ہر جگہ خوبیوں کے بیان کے لیے آیا ہے"[10]

بہت سے لوگوں نے لفظ نعت کو اس کے لغوی معنی کے مطابق وصف و تعریف کے حوالے سے حمد کے معنوں میں بھی اور منقبت کے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں :

> "احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم اور شمائل نبوی میں نعت کا لفظ اپنی مختلف نحوی اور صرفی صورتوں میں قریباً پچاس مقامات پر استعمال ہوا ہے اور یہ لفظ نامبارک اشیاء کی کیفیت اور وضاحت کے بیان میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً مسند ابن حنبل جلد ۳ ص ۷۱ میں یہ لفظ جہنم کی زنجیروں اور سلاخوں کی کیفیت کے بیان میں آیا ہے۔ ایک دو جگہوں پر یہ لفظ نشان دہی اور تجویز وسفارش کے مفہوم میں بھی ملتا ہے۔"[11]

ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق سے نعت کے معانی میں وسعت پیدا ہوگئی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نہ صرف یہ لفظ مادی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے بلکہ مختلف کیفیات کی نشاندہی اور تجویز وسفارش کے معنوں میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ آج نعت کا لفظ صرف مدحت پیغمبرؐ کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔ راجا رشید نے نعت کائنات، کے "مقدمہ" میں سید ریاض حسین کا ایک حوالہ نقل کیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

"ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقمؓ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جس میں رسول اکرمؐ نے بذات خود "نعت" کو خواص بتانے کے معنوں میں استعمال فرمایا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من ذات الجنب ورسا وقسطا وزیتا یلدبہ حلیہ اور اوصاف بیان کرنے کے معنوں میں "جامع ترمذی" میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حضرت ابو بکرؓ نے روایت نقل کی جس میں لفظ "نعت" استعمال کیا گیا۔ خلاصہ روایت یہ ہے کہ راوی لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حال وحلیہ ہم سے بیان کیا۔۔۔وصف بیان کرنے کے لئے لفظ نعت کا استعمال۔"[12]

نعت جو روز ازل سے کائناتِ انسانی کی حضورؐ سے قلبی وروحانی وابستگی کی مظہر بنی ہوئی ہے۔ بلا شبہ اس لفظ کی خوش قسمتی ہے کہ یہ ہمیشہ سے صرف اور صرف حضورؐ کے اوصاف بیان کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ محمد اکرم رضا لکھتے ہیں:

"صفت و ثنائے رسولؐ کا آغاز تو ازل کی ان مبارک ساعتوں میں ہی ہو گیا تھا جب رب عالم نے عالمِ ارواح میں سرکار دو عالم کی محفل نعت کا اہتمام کیا تھا اور تمام انبیاء کرام کے رُوبرُو حضور نبی کریمؐ کے محاسن بیان فرماتے ہوئے انبیائے کرام سے ان کی اعانت واطاعت کا پیمان لیا تھا اور اس پر اپنی شہادت ثبت فرمائی تھی امیر خسرو نے بھی ایک نعت میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

خُدا خود میر مجلس بُود اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمع محفل بُود شب جائیکہ من بُودم[13]

جہاں تک لفظ نعت کے دیگر معنوں کے حوالے سے بحث کا تعلق ہے وہ صرف محدود دائرہ میں استعمال کی طرف اشارہ ہے جب کہ نعت کا لفظ زمانہ قدیم سے آپؐ کی سیرت اور صورت کا احاطہ کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ کسی بھی لفظ کی معنوی وسعت سے انکار یا رد کرنا ممکن نہیں مگر بعض الفاظ اکثر اپنے لغوی معنوں سے زیادہ اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اور کسی خاص وجود کے لئے مختص ہو جاتے ہیں ایسا ہی حال لفظ نعت کا ہے۔ اب پوری مسلم دنیا کی مختلف زبانوں میں "نعت" کا لفظ اپنے لغوی معنوں کے دائرے سے نکل کر اصطلاحی معنوں کے واضح اور وسیع تناظر میں استعمال ہو رہا ہے۔ اصطلاحاً اب لفظ "نعت" سے ایک خاص قسم کی شاعری مراد لی جاتی ہے جس میں آپ کی پاکیزہ شخصیت کا تعریف و توصیف کی شکل میں بیان ہوتا ہے۔ نعت دراصل ایک مضمون یا موضوع کا نام ہے لہٰذا جب لفظ نعت کا استعمال ہوتا ہے تو وہ تمام ذخیرہ مراد ہوتا ہے جو آپ کے فضائل و مناقب اور شمائل پر مشتمل ہوتا ہے خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

"نعت کا لفظ شاعری کی کسی ہیئت کی طرف نہیں بلکہ صرف موضوع کی جانب اشارہ کرتا ہے یعنی شاعری کی مختلف ہیئتوں مثلاً قصیدہ، مثنوی، غزل، رباعی، قطعہ، یا مسدس مخمس میں سے کسی بھی ہیئت میں ہو نعت کہہ سکتے ہیں۔"[14]

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں جہاں مدحت پیغمبرؐ ہو گی خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم کی صورت میں وہ نعت رسولؐ ہو گی چونکہ اب یہ لفظ ذات مصطفیؐ سے مخصوص ہے اس وجہ سے نعت کا لفظ جب بھی استعمال ہوتا ہے صورت رسولؐ سامنے آجاتی ہے۔ پروفیسر محمد اقبال جاوید نے اپنے انتخاب نعت "مخزن" کے مقدمے میں لکھا ہے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کہا جانے والا ہر کلمہ "نعت" ہے مگر اصطلاحاً ہم ایسی ہر منظوم کوشش کو نعت کہتے ہیں جس میں ستائش رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دل آویزیاں ہوں۔"[15]

نعت کی ابتدا خود رب دو جہاں سے ہوئی اس کے بعد فرشتوں نے نعت پڑھی چنانچہ کلام ربانی کا اتباع کرتے ہوئے تمام دنیا کے انصاف پسند لوگوں نے نظم ونثر میں اس روایت کو آگے بڑھایا۔

ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں:

"نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کا ایک ماخذ (قرآن کے علاوہ) الہامی صحائف اور مذہبی کتب کا وہ حصہ ہے جس میں آپ کا ذکر مبارک مختلف حیثیتوں میں آیا ہے۔ ان صحائف میں آپ کے بارے میں مندرجات کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ایک تو مبشرات کا جس میں ایک پیغمبرؐ کی حیثیت سے آپ کے مبعوث ہونے کی پیش گوئیاں کی گئی ہیں اور دوسرا پہلو آپ کے اوصاف حمیدہ اور فضائل طیبہ کے تذکار سے متعلق ہے ان کتابوں میں آپ کو بعض ایسے توصیفی اسماء سے بھی یاد کیا گیا ہے جو آپ سے پہلے کسی دوسرے پیغمبرؐ کے لئے استعمال نہیں ہوئے اور قرآن و حدیث رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم سے جس کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔"[16]

آپ کی شان کو بیان کرنے کے حوالے سے جس طرح مسلمان شعرا الہامی کتب سے رہنمائی حاصل کی اسی طرح مختلف نقادوں نے "نعت" کے جملہ اوصاف تلاش کرنے کے لئے اس لفظ کے لغوی اور اصطلاحی معانی کو سامنے رکھ کر نہ صرف نعتیہ ادب کی جانچ پرکھ کی بلکہ نعت میں بیان مضامین کی شرح کے ساتھ ساتھ عہد حاضر میں نئے لکھنے والے شعرا کی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔

ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی کے ڈائریکٹر سید ریاض حسین شاہ نعت کے مفاہیم و مطالب اور ان کی ترتیب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نعت و آثار و روایات کی مدد سے نعت کے جو مفاہیم و مطالب حاصل ہوئے ہیں۔ ان کی ترتیب یہ ہے:

ا اوصاف بیان کرنا
ب احوال بیان کرنا
ج حلیہ واضح کرنا
د تعریف میں مبالغہ کرنا
ہ سفارش کرنا
و نقل کرنا یا نقل اتارنا
ز جوہر سامنے لانا
ح کسی جنس کا اپنی انواع پر فضیلت ثابت کرنا
ط خواص منکشف کرنا
ی عمدہ صفات رکھنا
ک کسی شے کا قدیم الاصل ہونا
ل دور میں آگے بڑھ جانا
م صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا
ن ایک خاص شان رکھنا
س حضور صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کی مدح و تحمید بجالانا۔"[17]

نعت میں اوصاف، احوال، حلیہ تعریف صرف آپ کی ہوتی رہے گی اور ان کا وسیلہ شفاعت بن کر شاعری میں چمکتا ہے ذات مصطفی ہی خدا کی ذات کے بعد قدیم الاصل ہے جو ہمہ صفت اور ہمہ گیر ہے اور وہ شان یعنی ستارا ہے جو ستر ہزار سال بعد آسمان پر چمکتا ہے اور جس کو جبرائیل امین ستر ہزار دفعہ دیکھتے ہیں اور وہ نشان پیشانی مصطفیؐ پر چمکتا ہے۔ اور آپ کی فضیلت اور برتری تمام نوع انسانی پر تا ابد بعد از محشر بھی قائم و دائم رہے گی۔

نعت کا تعلق چونکہ خدا کی ذات سے ہے خالق کائنات خود رسول پر درود بھیجتے ہیں نعت ازل سے ہے اور ابد تک بلکہ بعد میں بھی رہے گی۔ نعت عشق رسولؐ کے اظہار کا نام ہے اور اس صنف سخن کی بنیاد بھی یہی عمل ہے ایسی شاعری عشق و محبت سے پھوٹتی ہے۔ وقار احمد رضوی لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

"نعت ایک ایسا جامہ سخن ہے جس کے ذریعے شاعر اپنی عقیدت کے پھول شعریت کے رنگین و پر کیف لباس میں پیش کرتا ہے اور بارگاہ رسالت میں دیدہ دل نثار کرتا ہے۔[18]

اولین نعت:

روایت ہے کہ جس وقت حضرت آدمؑ کی تخلیق ہوئی پہلے انسان حضرت آدمؑ کو جب پہلا الہام ہوا تو آپ کو اُبو' محمدؐ کہہ کر پکارا کرتے گیا آپؑ نے نور محمدیؐ کو دیکھ کر تعجب سے پوچھا اے میرے رب یہ کیسا نور ہے۔ ارشاد ہوا

"یہ نور اس نبی کا ہے جو تمہاری اولاد میں سے ہو گا جس کا نام آسمان پر احمد اور زمین پر محمدؐ ہو گا اگر یہ نور نہ ہوتا تو میں نہ تمہیں پیدا کرتا نہ یہ زمین و آسمان پیدا کئے جاتے۔"[19]

خالق کائنات کی طرف سے یہ توصیفی کلمات اس بات کا ثبوت ہے کہ جس ذات پاک کی تعریف رب ذوالجلال کر رہا ہے اس کی تعریف ہر ایک پر فرض ہے۔ ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان لکھتے ہیں:

"یہی وہ توصیفی کلمات تھے جو (بطور تعارف) خالق کائنات 'جل شانہ' کی طرف سے اپنے محبوب بندے اور رسولِ اولین و آخرین(بروئے وإذ اخذنا میثاق النبیون (لخ) صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کی شان میں ارشاد ہوئے۔"[20]

یعنی اگر مذکورہ بالا حوالے کو دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آسمانوں سے آنے والی مدحت رسولؐ سب سے پہلے خالق کائنات کی طرف سے اپنے محبوب کی "نعت" تھی۔ اور سب سے پہلے زمین پر وہ کون سی ہستی تھی جس نے نبیؐ کی ذات پاک کی تعریف و توصیف کی داغ بیل ڈالی ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان لکھتے ہیں:

"حضرت آدمؑ کو حضرت حوّا سے (پھر) قرب کی خواہش ہوئی حضرت حوا نے مہر طلب کیا حضرت آدمؑ نے خدا سے اس باب میں عرض کی ارشاد ہوا۔ اے آدمؑ! ہمارے حبیب محمد رسول اللہ پر بیس مرتبہ درود بھیجو۔" روئے زمین پر حبیب خدا کا یہ پہلا درود، پہلی مدح، اور پہلی نعت جو انسانوں کے جد امجد پہلے انسان اور خدا کے پہلے مامور خلیفہ اللہ فی الارض حضرت آدمؑ نے آنے والے محمد بن عبداللہ کے حضور پیش کی۔"[21]

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محمد وہ ہستی ہے جن کی نعت روئے زمین پر ان کے آنے سے پہلے شروع ہو چکی تھی اور پڑھنے والا بھی ایسا جس کی تعریف خود کائنات کا ذرہ ذرہ کرتا ہے اور اسکے بعد اس کائنات میں سب سے پہلا "مجموعہ نعت" قرآن کو قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں عاشق نے اپنے معشوق کی تعریفوں کے پل باندھے ہیں عام انسانوں میں نعت کے حوالے سے محققین میں کافی اختلاف نظر آتا ہے کسی نے "تبع حمیری" کو کسی نے حضرت کعب بن لوی۔ کسی نے حضرت ابو طالب کو اور کسی نے حضرت حسانؓ کو اور بعض نے بنی نجار کی ان بچیوں کو جنھوں نے آمد مدینہ کے موقع پر گیت گایا تھا۔ جبکہ خواتین کے حوالے سے ارشاد شاکر اعوان نے سیدہ آمنہؓ کو "پہلی نعت گو" قرار دیا ہے نعت عشق و محبت رسول کے حصول کا وسیلہ ہے اس بحث سے ہٹ کر کہ ابتدا کس نے کی دربار محمد میں حاضری کا نام ہی نعت ہے۔

محمد اقبال نجمی لکھتے ہیں:

"ورفعنالک ذکرک" کہہ کر اللہ کریم نے اپنے محبوب علیہ اسلام کی نعت کا پیش لفظ لکھ دیا اب اسی پیش لفظ کے تحت ہر آنے والے دور میں ہر زبان بولنے والا نعت لکھتا ہے اور اپنی محبت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے قربت حضوری کے مزے لوٹنے میں سرشار ہے قرآن مکمل صورت میں نعت ہے۔"[22]

تاریخی شواہد سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ آپ پر عشق و محبت کے پھول نچھاور کرنے کا یہ وسیلہ یعنی نعت عربی سے فارسی اور پھر اردو میں آیا آج تقریباً دنیا کی وہ تمام زبانیں جو اکثریت سے مسلمان علاقوں میں بولی جاتی ہیں ان میں نعت کا وجود موجود ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

حوالہ جات

1 صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ اصح المطابع لکھنو۱۳۴۹ھ ص۴۹

2 صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ اصح المطابع لکھنو۱۳۴۹ھ ص۴۹

3 ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو کی نعتیہ شاعری، طابع گنج شکر پریس لاہور، ۲۰۰۷ء ص۴۱،۳۹

4 راجا رشید احمد، نعت کائنات جنگ پبلشرز لاہور اکتوبر ۱۹۹۳ص ۵۱

5 قاضی سلیمان منصور پوری، جلد ۲ ص ۸۰۴ مشمولہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی، عربی میں نعتیہ کلام ص ۲۲

6 ڈاکٹر ریاض مجید، اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی لاہور ۱۹۹۰ ص ۱۷

7 ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ مصباح اللغات (عربی اردو)، مئی ۱۹۵۰ء ص۸۸۷

8 غیاث اللغات مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی، ص ۵۲۷

9 سرہندی، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ لاہور طبع اول اگست ۱۹۸۶ء ص۱۰۶۷

10 عبدالقدوس ہاشمی، ارمغان نعت، مرتبہ: شفیق احمد بریلوی نفیس اکیڈمی کراچی طبع سوم ۱۹۷۹ء

11 ڈاکٹر ریاض مجید، اردو میں نعت گوئی ص ۶

12 ماہنامہ نعت (نعت کیا ہے) مشمولہ مقدمہ نعت کائنات فروری ۱۹۸۸ء ص ۱۲

13 محمد اکرم رضا، نعت تعریف تاریخ رجحانات تقاضے مشمولہ شام و سحر نمبر ۶ لاہور۔ جنوری فروری ۱۹۸۷ء شمارا، ۲ ص۵۹،۵۸

14 ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو کی نعتیہ شاعری، ص ۲۱

15 محمد اقبال جاوید پروفیسر، مخزن نعت، علمی کتب خانہ لاہور، ۱۹۷۹ء ص۷

16 ڈاکٹر ریاض مجید، نعت رسول کے آخذ مشمولہ شام و سحر نعت نمبر ۳ شمارہ ۱-۲، کوہ نور پرنٹنگ پریس لاہور، جنوری فروری ۱۹۸۳ء ص ۶۵

17 سید ریاض حسین شاہ، نعت کیا ہے، مشمولہ نعت کائنات ص ۱۲

18 اردو نظم میں نعت گوئی کا ارتقا، از وقار احمد رضوی، حیدر آباد۔ شمارہ ۷، ۱۹۷۰ء ص ۷

19 سیرت النبویہ و آثار المحمدیہ، از سید احمد زینی الشافعی، مطبوعہ مصر، ص ۷، ۱۳۲۰ھ

20 ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان، عہد رسالت میں نعت، مجلس ترقی ادب لاہور۔ ۱۹۹۳ء ص ۲۴

21 ایضاً ص ۸

22 محمد اقبال نجمی، مفیض، نعت دربار نعت، انجم پرنٹرز۔ گوجرانوالہ ص ۷